sabaqeurdu.com
ISSN-2321-1601
UGC CARE LISTED MONTHLY JOURNAL

83

پروفیسر خواجہ اکرام الدین
پروفیسر خواجہ اکرام الدین

فروری ۲۰۲۳

FEBRUARY 2023

سبق اردو

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر: ڈاکٹر محمد سلیم — سرنامۂ سرورق: عادل منصوری — جلد: ۸، شمارہ: ۲ — فروری ۲۰۲۳

موبائل: 9919142411 — سرورق: دانش الہ آبادی — Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

واٹس ایپ: 9696486386 — کمپوزنگ: دانش الہ آبادی، اہل قلم — IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

sabaqeurdu@gmail.com — مطبع: عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس، سنت روی داس نگر، بھدوہی — Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

فی شمارہ: -/200، زرتعاون: -/1000 — زرتعاون خاص: -/2000، اعزازی تعاون: -/5000 — Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔ (بھدوہی) ہی کی عدالت میں ہوگی۔ ادارہ

چیف ایڈیٹر: دانش الہ آبادی

پروفیسر عتیق اللہ، نئی دہلی	خواجہ محمد اکرام الدین: کہ نطق نے بوسے مری زباں کے لیے	۶
ماریہ اسلم اور ڈاکٹر صدف نقوی	خواجہ محمد اکرام الدین کی کتاب "اردو زبان وادب کے نئے تکنیکی وسائل اور امکانات" ایک جائزہ	۱۰
ڈاکٹر محمد رکن الدین	مشاہدات	
ڈاکٹر محمد رکن الدین	سفیر اردو پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین شخصیت اور خدمات: ایک جائزہ	۱۸
انوار الحق	کوثر مظہری کی کتاب "قرأت اور مکالمہ" ایک مطالعہ	۲۳
ڈاکٹر نیلوفر فردوس	'کڑوے کریلے'۔ ایک مطالعہ۔ موجودہ سماجیات کے تناظر میں	۲۶
ڈاکٹر عبدالواحد	اسلوب احمد انصاری کی خاکہ نگاری	۳۰
رمن کمار	"لفظ و معنی": ایک مطالعہ	۳۲
ڈاکٹر اشتیاق احمد ملک	کشمیری غزل: ابتدا سے مجور تک	۳۵
مبارک لون	اردو شاعری کا سماجی سروکار: ایک کلامیہ	۳۷
وثیق الرحمٰن	عامر سلیم خان: موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں	۳۹
بشریٰ رحمٰن	سائنس: خالقِ کائنات کا تعارف	۴۲
ڈاکٹر آفاق انجم شیخ	کلامِ اقبال میں حبِ وطن	۴۵

ڈاکٹر اعظم انصاری	عہد حاضر میں اردو افسانہ اور سوشل میڈیا	۱۲۹
ڈاکٹر رومی جان	بیسویں صدی میں سرسید کے اہم پیروکار 'پروفیسر عتیق احمد صدیقی'	۱۳۲
پروفیسر رفعت گلزار	پریم چند کے افسانوں میں حب الوطنی، قومی یکجہتی اور انسان دوستی	۱۳۳
ڈاکٹر فوزیہ وحید	ہندواستانوں کے فارسی تراجم اور ان کی اہمیت	۱۳۶
ڈاکٹر موسیٰ اقبال	غالبؔ کی ایک غزل کا تجزیہ	۱۴۰
ڈاکٹر اسماء بدر	ہندوستان کی جنگِ آزادی اور اردو ادب	۱۴۲
الطاف احمد	ڈاکٹر عبدالحق کی تعلیمی خدمات اور اس کی معنویت	۱۴۵
ڈاکٹر نذرانہ شفیع	''خطوط غالب میں نفس کی پرچھائیاں'' اسلوب احمد انصاری کے حوالے سے	۱۴۷
محمد مبشر	حالی شناس۔ مولوی عبدالحق	۱۴۹
شبنم بانو	مجتبیٰ حسین بحیثیت سفرنامہ نگار	۱۵۱
ڈاکٹر جہانگیر اقبال	شاعر انقلابی خانم سپیدہ کاشانی	۱۵۳
خورشید احمد وانی	بلونت سنگھ بحیثیت افسانہ نگار	۱۵۵
ڈاکٹر منور حسین	افسانہ ''منھی کی نانی'' کا فنی مطالعہ	۱۵۶
بلال احمد بیگ	عربی ادب میں سوانح نگاری کا آغاز وارتقاء	۱۵۸
اکٹر شائستہ ریاض	فارسی ادب میں میر سید علی ہمدانی چہل اسرار کے آئینے میں	۱۶۱
شمس نیازی	تغزل کیا ہے	۱۶۳
رضوان الرحیم	وحشی سعید اور اردو فکشن	۱۶۴
ڈاکٹر سریر احمد بٹ	جون ایلیا کی عشقیہ شاعری	۱۶۸
شہپر شریف	فرہنگ فسانہ عجائب: ایک جائزہ	۱۷۱
ڈاکٹر شوکت علی	آنند رام مخلص کے احوال و آثار	۱۷۳
ڈاکٹر الطاف احمد شیخ	علامہ اقبال کی شخصیت اور فلسفیانہ جہات	۱۷۵
ڈاکٹر محمد یونس بٹ	اردو زبان میں مرثیہ نگاری کی روایت	۱۷۸
تنویر احمد	فاروق مضطر اور دبستان ہمالہ ایک تنقیدی جائزہ	۱۸۰

ابھی اک شور سا اٹھا ہے کہیں
کوئی خاموش ہو گیا ہے کہیں

جو یہاں سے کہیں نہ جاتا تھا
وہ یہاں سے چلا گیا ہے کہیں

الغرض جون ایلیا کی شاعری کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری میں جہاں عشقیہ موضوعات کو دوبارہ پیش کیا۔ وہاں ان کو ایسے منفرد اور نئے انداز سے برتا کہ ان کا لب ولہجہ قدیم ہونے کے ساتھ ساتھ نیا بھی لگتا ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ ان کی شاعری روایت اور جدت کا ایک حسین سنگم ہے۔ وہ نہ صرف اپنے نام اور کلام کے حوالے سے یکتائے زمانہ رہے بلکہ اپنی جسمانی ساخت، وضع قطع اور پڑھنے کے انداز میں بھی یکتا نظر آتے ہیں۔ جون ایلیا کی شاعری نے نہ صرف ان کے زمانے کے ادب نوازوں کے دل جیت لیے بلکہ اپنے بعد آنے والے ادیبوں اور شاعروں کے لیے بھی نئے معیارات متعین کیے۔

ڈاکٹر سریر احمد بٹ
لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج اوڑی، (جموں وکشمیر)
رابطہ: 9682362627

☆☆☆☆☆

فرہنگِ فسانۂ عجائب: ایک جائزہ

شہپر شریف

فرہنگِ فسانۂ عجائب سے قبل ڈاکٹر شریف احمد قریشی کی دیگر موضوعات کی کُتب کے علاوہ کئی اہم فرہنگیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ ایم۔فل ڈگری کے لیے قلم بند کی گئی اُن کی پہلی فرہنگ کا نام ''فرہنگِ روحِ نظیر'' ہے۔ اُن کی دوسری فرہنگ کا نام ''فرہنگِ نظیر'' ہے جو اُنھوں نے پروفیسر نصیر احمد خاں، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی اور محترمی معین احسن جذبی کی ایماء پر تحریر کی تھی۔ ڈاکٹر آف فلاسفی کے لیے قلم بند کیا گیا اُن کے تحقیقی مقالہ کا عنوان ''فرہنگِ فسانۂ آزاد اور اُس کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ'' ہے۔ ''رانی کیتکی کی کہانی کی فرہنگ'' کا شمار بھی اُن کی اہم فرہنگ میں کیا جاتا ہے۔ اُن کی موضوعاتی کُتب کی فرہنگوں کے نام کہاوتیں اور اُن کا حکایتی وتلمیحی پس منظر، کہاوت کتھا کوش (ہندی)، تلمیحاتِ نظیر اکبرآبادی مع شخصیات، کہاوت اور حکایت، ڈی۔لٹ ڈگری کے لیے قلم بند کی گئی اُن کی ایک نہایت ضخیم اور اہم فرہنگ کا نام ''اُردو کہاوتوں کی جامع فرہنگ'' ہے جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی ہے۔ اُن کی ایک موضوعاتی فرہنگ ''کہاوتیں اور اُن کا حکایتی وتلمیحی پس منظر'' دارالنوادر پبلی کیشن، لاہور اور ایک موضوعاتی فرہنگ ''اُردو کہاوتیں'' کا ایک ایڈیشن بک کارنر جہلم اور ایک ایڈیشن فرید بک ڈپو، اُردو بازار، کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر حسن احمد نظامی اپنے ایک مضمون بہ عنوان ''رانی کیتکی کی کہانی کی فرہنگ: مختصر جائزہ'' میں رقم طراز ہیں:

''ڈاکٹر قریشی فرہنگ اور لغت سے متعلق جتنے کام کر چکے ہیں اُس کے لحاظ سے اگر اُن کو دورِ حاضر کا ''بابائے فرہنگ'' کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا''

(ڈاکٹر شریف احمد قریشی بحیثیت فرہنگ نویس، مرتبہ ڈاکٹر ناصر پرویز، صفحہ 33)

ڈاکٹر نظامی صاحب کا عطا کردہ خطاب ادبی حلقوں میں اس قدر مقبول ومشہور ہُوا کہ اب ڈاکٹر شریف احمد قریشی کو ''بابائے فرہنگ'' کے لقب سے یاد کیا جانے لگا ہے۔ ''فرہنگِ فسانۂ عجائب'' کا شمار اُن کی اہم اور منفرد حیثیت کی حامل فرہنگ میں کیا جاتا ہے۔

رجب علی بیگ سرور کی شہرہ آفاق ''فسانۂ عجائب'' کو دبستانِ لکھنؤ کی نمائندہ داستان تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ اُنیسویں صدی کی اُن اہم تصانیف میں سے ایک ہے جس نے اپنے عہد کے ادب اور زبان و بیان کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہے۔ دراصل یہ داستان میر امّن دہلوی کی آسان اور عام فہم اسلوب میں قلم بند کی گئی مختصر داستان ''باغ و بہار'' کے جواب میں تحریر کی گئی ہے جس کی عبارت مقفّیٰ ومسجّع اور انتہائی پُرتکلف و پیچیدہ ہے۔ تشبیہ، استعارے،

قافیہ پیمائی اور دیگر صنعت کے استعمال کے ذریعہ عبارت کو صناعی، رنگینی، رعنائی اور دل کشی سے ہموار کیا گیا ہے۔ سرور آسان اور عام فہم عبارت پر بھی قدرت رکھتے تھے مگر اہلِ لکھنؤ اور خود سرور اسے کسرِ شان تصوّر کرتے تھے۔ رعایتِ الفاظ، صنائع لفظی و معنوی، مصنوعی تراکیب، پیچیدہ فقروں، عربی اور فارسی زبانوں کے الفاظ کی کثرت اور قافیہ پیمائی کے سبب ''فسانۂ عجائب'' آورد اور تصنّع کے اعتبار سے تو ایک بہترین نمونہ قرار دی جاسکتی ہے مگر اس کی زبان اس قدر بوجھل اور دقیق ہوگئی ہے کہ جسے عہدِ حاضر کے عام قارئین وطلباء سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ جس کے متعلق ڈاکٹر قریشی اس طرح رقم طراز ہیں:

''نہ جانے ایسے کتنے الفاظ ہیں جن کا چلن ختم سا ہو گیا ہے اور نہ جانے کتنی اصطلاحیں متروک ہو چکی ہیں۔ اُردو زبان وادب کی ان مخصوص بولیوں اور اصطلاحوں کو یکجا کر کے محفوظ کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ ''فسانۂ عجائب'' جابجا ایسے فقروں اور اصطلاحوں سے بھری پڑی ہے جنھیں ہم بھول گئے ہیں یا بھولتے جارہے ہیں جو ہماری تہذیب کی بنیادیں ہیں۔ ''فسانۂ عجائب'' کی فرہنگ مرتّب ہونے سے مخصوص الفاظ، محاورات، روزمرّہ، ضرب الامثال اور مخصوص بولیوں کا ایک خزینہ محفوظ ہو جائے گا اور یہ فرہنگ اُردو زبان وادب کے لیے کئی طرح سے اہمیت کی حامل ہوگی۔'' (صفحہ 40-39)

چوں کہ یہ داستان اور اس کے بعض حصے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں۔ اس لیے طلباء کی پریشانی کا خیال رکھتے ہوئے ڈاکٹر شریف احمد قریشی نے ''فرہنگ فسانۂ عجائب'' کی تمام عبارت کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُنھوں نے دقیق الفاظ وتراکیب، اصطلاحات، محاورات، ضرب الامثال، تلمیحات وغیرہ کی فہرست سازی کے بعد اُن کا اندراج بہ اعتبار حروفِ تہجّی اور تلفظ کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اُنھوں نے ہر لفظ کے معنی ومفاہیم اسناد وشواہد کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔ جن الفاظ واصطلاحات کی صراحت کے لیے مختلف لغات اور فرہنگیں ناکافی ثابت ہوئی ہیں اُن کے لیے اُنھوں نے اساتذہ اور ماہرینِ فن سے رابطہ قائم کر کے اُن کے مفاہیم تک پہنچنے کی کوشش کی ہے یا پھر سیاق وسباق کی روشنی میں تحریر کیے ہیں۔ صحیح معنی ومفاہیم تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اُنھوں نے رجب علی بیگ سرور کی دیگر تخلیقات اور اُن کے عہد کی معتدد کتب کا نہایت گہرائی وگیرائی سے مطالعہ بھی کیا ہے۔

ڈاکٹر قریشی جس ادیب یا شاعر کی نگارشات کی فرہنگ مرتّب کرتے ہیں اُس کا اور اُس سے متعلق کتب کا مطالعہ نہایت گہرائی وگیرائی سے کرتے ہیں، اس کے بعد سیاق وسباق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ معنی یا مفہوم طلب ہر لفظ، ہر فقرہ اور ہر اصطلاح پر غور کرنے کے بعد اس کے معنی یا مفہوم تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً فسانۂ عجائب میں رجب علی بیگ سرور نے آگے آنا، جوبن، چرچا مچنا، ڈول، ڈھکوسلا، کلیجا منہ کو آنا، لالے پڑنا، نعرہ مارنا، نوبت، نوبت پہنچنا، مسیحائی کرنا جیسے عام الفاظ ومحاورات کو ایک سے زائد یا مختلف معنی میں استعمال کیے ہیں۔ اس لیے ڈاکٹر قریشی نے ایسے الفاظ یا محاورات وغیرہ کے الگ الگ تحریر کرتے ہوئے مع مثال وہی معانی یا مفاہیم تحریر کیے ہیں جو سیاق و سباق سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اُنھوں نے تمام الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، اصطلاحات وغیرہ کے معانی، مطالب یا مفاہیم تحریر کرنے کے بعد فسانۂ عجائب کی اُس عبارت کو من وعن نقل کرنے کے بعد اُس صفحہ نمبر اور سطر نمبر کا اندراج بھی کیا ہے جس میں اُس لفظ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح یکجا دیئے گئے فسانۂ عجائب کے نسخہ میں اُس لفظ یا جملہ کو بہ آسانی تلاش کیا جاسکتا ہے جس کے معانی فرہنگ میں درج کیے گئے ہیں۔

اُردو زبان وادب کا لسانی دامن مختلف قسم کی کہاوتوں اور ضرب الامثال سے مالا مال ہے۔ ایسی کہاوتوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے جس کے پس منظر کے طور پر کسی کہانی، قصہ، کتھا، پرکوسلا، تلمیح یا حکایت کو بیان کیا جاتا ہے۔ فسانۂ عجائب میں بھی اِن تلوں میں تیل نہیں، بڑے بول کا سر نیچا، چور کی ڈاڑھی میں تنکا اور لالچ بُری بلا ہے جیسی حکایتی کہاوتوں کا استعمال کیا گیا ہے جنھیں ڈاکٹر شریف احمد قریشی نے اُن کے مفہوم اور موقع ومحل کی مناسبت سے استعمال کی نشان دہی کے ساتھ اُن کے پس منظر کو بھی تفصیل سے درج کیا ہے۔ اگر کسی کہاوت کے پس منظر میں ایک سے زائد قصے یا حکایات وابستہ ہیں تو انھیں بھی درج فرہنگ کیا ہے۔

یہ فرہنگ اس لیے بھی منفرد حیثیت کی حامل ہے کہ ڈاکٹر قریشی نے اپنے پیش رو فرہنگ سازوں اور روایتی طریقۂ کار سے انحراف کرتے ہوئے ہم رشت اور ایک ہی زمرے کے ادبی، ثقافتی، تہذیبی اور معلوماتی الفاظ و اشیاء کی درجہ بندی کر کے اپنی وسعتِ نظر کا ثبوت بھی دیا ہے اور رجب علی بیگ سرور کی وسیع معلومات کو بھی نہایت جامع انداز میں واضح کیا ہے۔ بطورِ مثال اشخاص یعنی اسماء الرجال کے تحت 169 ناموں، اوزار، ہتھیار اور جنگی سامان کے تحت 36 آلاتِ حرب، تلمیحات واشارات کے تحت 71 اور پوشاکیں، ملبوسات، کپڑے اور اُن کی قسمیں کے عنوان کے تحت 45 ناموں کا اندراج ہے۔ اس درجہ بندی کے تحت دیگر عنوانات اس طرح ہیں: 1-پرندے، پتنگے، جانور، کیڑے مکوڑے اور اُن کی قسمیں، 2-پیشے، پیشہ وران، عہدے، عہدے داران اور نوکر چاکر، 3-پھل 4-پھول، 5-جواہرات، 6-دیگر اشیاء ومتفرق جنس، 7-زیورات (گہنے)، 8-سواریاں، 9-سیارے، ستارے وغیرہ، 10-شجر، 11-غذا (کھانے، مٹھائیاں اور اُن کی قسمیں)، 12-ماورائی مخلوق، 13-مزامیر (باجے)، 14-مقامات۔

مذکورہ فرہنگ دیگر فرہنگوں سے اس لیے بھی مختلف ومنفرد ہے کہ ''فسانۂ عجائب'' میں استعمال کیے گئے عربی وفارسی زبان کے وہ فقرے، مصرعے، مقولے اور قرآن واحادیث کی وہ آیت یا جملے جو اکثر تحریر وتقریر میں کام آتے ہیں یا ضرب المثل کی طرح استعمال کیے جاتے ہیں انھیں دیگر الفاظ و اصطلاحات کے ساتھ تحریر کرنے کے بجائے فرہنگ کے آخر میں مع معانی و مفاہیم اور ضروری وضاحت کے ساتھ رقم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح اشخاص و مقامات کا اندراج بھی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اس طرح کے طریقۂ کار سے اشخاص ومقامات کے ساتھ عربی وفارسی زبان کے ضرب الامثال وغیرہ یکجا ہو گئے ہیں۔ اس طرح کی انداز ترتیب سے ایک ہی نظر میں رجب علی بیگ سرور کی

وسیع معلومات اور فسانۂ عجائب کے متن میں شامل اشخاص ، مقامات ، ضرب الامثال سے متعلق بہ آسانی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔

بعض متروک ، قدیم اور نامانوس اشیاء کی ہیئت و خصوصیات کو الفاظ کے ذریعہ واضح کرنا بہت دُشوار ہوتا ہے۔ فسانۂ عجائب میں اسی طرح کی معدودا شیاء کا ذکر ہے جس کی صراحت یا ہیئت کی وضاحت کے لیے الفاظ ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔ اس لیے ڈاکٹر قریشی نے وضاحت طلب آکاسی دِیا، انٹی، انگرکھا، انگیا، باشا، بانا، بجلی، عقرب، بُور بطے، بکتر، زرہ، بھاڑ، بنات النعش، پاکھر، پکھاوج، پنج شاخہ، تونبہ، چار آئینہ، چقماق، ڈھال، زحل، سنبلہ، شہنا، عطارد، کلغی، گج باگ، گلابی، مرزائی، مریخ، مرگ چھالا، نرسنگا، مشک، ہدہد، ہیکل جیسی 136 اشیاء کی ہیئت و خصوصیت کو الفاظ کے ذریعہ واضح کرنے کی حتی الامکان کوشش تو کی ہے اور مذکورہ فرہنگ کے آخر میں اُن کی تصاویر یا نقش کا اہتمام بھی کیا ہے۔

اگر فرہنگِ فسانۂ عجائب اور اُن کی دیگر فرہنگوں کا بہ غائر نظر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ ڈاکٹر شریف احمد قریشی موضوعاتی فرہنگ کے علاوہ منفرد حیثیت کے حامل اُدبا و شعراء کی تخلیقات میں استعمال کیے گئے الفاظ ، روزمرّہ ، محاورات ، ضرب الامثال ، تلمیحات ، تراکیب وغیرہ کے معانی، مطالب و مفاہیم اس طرح قلم بند کرتے ہیں کہ اُن کی فرہنگیں محض فرہنگیں نہیں رہتیں بلکہ حوالہ جاتی کتب کی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ فرہنگِ فسانۂ عجائب بھی نہ صرف ایک حوالہ جاتی فرہنگ ہے بلکہ فرہنگ کی دُنیا میں گراں قدر اضافہ بھی ہے۔ دراصل مذکورہ فرہنگ نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ بھی ثابت ہوگی اور انہیں حوصلہ بھی عطا کرے گی۔

Shahpar Shareef

Research Scholar

Jain Mandir Street, Phoota Mahal,

Rampur

شہپر شریف

ریسرچ اسکالر

جین مندر اسٹریٹ، پھوٹا محل، رام پور

آنندرام مخلص کے احوال و آثار

ڈاکٹر شوکت علی

آنندرام مخلص ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا تھا وہ ذات کا کھتری تھا فارسی وغیرہ میں اسے صلاحیت حاصل تھی بچپن میں گھڑے کا بہت شوق رکھتا تھا

جب اس کے والد راجا ہردی رام نے بختی سے مہنا کیا تو پھر اس نے گھڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ وہ محمد شاہ کے زمانے میں وزیر اعتماد الدولہ کا وکیل تھا سیف الدولہ عبدالصمد خان صوبہ لاہور و ملتان کے وکیل کی حیثیت سے کام کرتا رہا چنانچہ اس کے حسن کارکردگی کی وجہ سے اس کو رائیرایان کا خطاب ملا

شعر و شاعری میں پہلے مرزا بیدل سے اصلاح لی پھر جب خان آرزو ۲۳۱۱ھ میں دارالخلافہ شاہ جہان آباد میں لے آئے تو آنندرام مخلص کا ان سے اتفاق ہو گیا۔ مناسب مزاج کی بنا پر ان میں کامل اتحاد ہو گیا کہ اس نے خان آرزو کے لئے جاگیر، منصب اور خطاب خانی بادشاہ سے حاصل کیا

سرج الدین آرزو اپنے تذکرہ موسوم بہ مجمع النفائس میں لکھتے ہیں کہ آنندرام بے حد خوش اخلاق آدمی ہیں تیس سال سے میرا قیام دہلی میں ہے اس کی وجہ صرف مخلص کی عنایات ہیں رقعات اور دوسرے تصنیفات بھی سراج الدین آرزو اور مخلص کے تعلقات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ میر شرف الدین پیام کے ساتھ بھی دوستانہ روابط تھے مراۃ الا اصطلاح، راقعات اور چمنسان سے مخلص کے معاصرین کے حالات نہایت ہی تفصیل سے مل سکتے ہیں آخرکار مخلص مدت تک بیماری میں مبتلا ہو کر ۳۶۱۱ھ میں اس دنیا فانی سے چل بسا۔ اور اہم شخصیت کا اس دنیا سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مخلص کا پایہ علمی

مخلص کا ذکر تقریباً سب تذکرہ نویسوں نے کیا ہے مخزن الغرائب بھی جس کے متعلق بجا طور پر یہ شکایت ہو سکتی ہے کہ وہ ہندو شاعروں کا ذکر کم کرتا ہے مخلص کو باقاعدہ اپنے شعراء کی فہرست میں داخل کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ مخلص اپنے معاصرین کے لئے شمع محفل تھا علم و شعر میں قدرت رکھنے کے علاوہ اہل علم کے لئے ٹھکانا بھی تھا۔

سید غلام علی نسیم امروہوی نے ایک شعر مخلص کے بارے میں خوب لکھا ہے

آں سخنوری مخلص فخر عرفی و نوری مخلص

آزاد کا قول ہے کہ

"مخلص از منتخبان روزگار ست، در انشا و فن شعر کتب متعددہ دارد اشعارش نہایت ہی مرغوب"

والا داغستانی کا قول ہے کہ "برابر فکر اودر ہنوز کسی نیست"

Regd. with the RNI No.:
UPURD/2016/67444

Urdu Monthly

ISSN-2321-1601

SABAQEURDU

VOLUME: 8, ISSUE: 2
FEBRUARY 2023

Infront of Police Chowki
Gopiganj-221303,Bhadohi
sabaqeurdu@gmail.com

M.:9919142411,9696486386
WhatsApp: 9696486386

Price per copy: 200/-